## سوال

ور شراب نوشی (149)؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہ ذیل حدیث سے لوگوں نے استدلال کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شراب نوشی کرتے تھے کیا اس روایت ک تحت ان کا یہ مؤقف درست ہے ؟

دثنی ابی ثنا زید بن الحباب حدثنی حسین (ای ابن واقد) ثنا عبداللہ بن بریدہ قال دخلت انا وابی علی معاویۃ فجلسنا علی الفرش ثم اُتینا بالطعام فاکلنا ثم اُتینا بالشراب فشرب معاویہ ثم ناول اُبی ثم قال ماشربتہ منذ حرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال معاویہ کنت اُجمل شاب قریش واُجودہ ثغرا واُماشیء کنت اُجدلہ لذۃ کماکنت اُجدہ واُناشاب غیراللبن ۔)) (المسند الامام احمد : ج۵ ص۳۴۷)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل اس روایت کے معنی کو غلط سمجھنے کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ''ثم ناول ابی '' کے بعد ''ثم قال ''کا قائل سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کو قرار دیا گیا ہے حالانکہ عربی ترکیب کے مطابق یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ

اول پر معطوفہ ہے ۔ اور ''ناول ''کا فاعل یقینا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں لہذا ''ثم قال ''کا فاعل بھی وہی ہوں گے نہ کہ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ اوراس روایت کے مطابق کو غلط سمجھنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ شراب سے مراد خمر لیا گیا ہے ۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں شراب عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ مشروب کے مع

فَ نظُرۡ اِلَیٰ طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمۡ یَتَسَنَّہۡ (البقرۃ:۲۵۹)

لعام اور پینے کے پانی کی طرف (کہ یہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی متغیر نہیں ہوئے )۔ ''

ہ پر ارشاد فرمایا :

یَخۡرُجُ مِن بُطُونِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَٰنُہُۥ فِیہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِی ذَٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَتَفَکَّرُون (النحل :٦٩)

ں کے پیٹ سے پینے کی چیز (شہد) نکلتی ہے.جس کے مختلف رنگ ہیں اوراس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے ۔ ''

ے اور جگہ فرمایا :

رۡکُضۡ بِرِجۡلِکَ ہَٰذَا مُغۡتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ (ص :٤٢)

ا پنے پاوں کو زمین پر ماریں تو غسل کے لیے ٹھنڈا پانی اور پینے کا پانی ظاہر ہوجائے گا۔ ''

ں میں ہے کہ روزے دار کے متعلق اللہ تعالی فرماتا ہے کہ :

((یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اَجلی.)) صحیح البخاری :کتاب الصوم 'باب فضل الصوم 'رقم الحدیث '١٨٩٤.

نے پینے کو میرے لیے چھوڑتا ہے ۔ ''

ں توب شمار ہیں لیکن یہاں پر چند امثلہ سے آپ کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ شراب کا مطلب مطلق پینے کی چیز ہے نہ کہ خاص خمر حرام ہی اس کا مطلب ومعنی ہے ۔ یہ حدیث امام احمد کی مسند کے علاوہ دوسری کسی کتاب میں نہیں ملتی اور المسند کی کوئی بسوط شرح نہیں الفتح الربانی میں یہ روایت لائے ہیں لیکن اس کے تح

گر صواب ہے تو یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی مہربانی ہے.جس نے مجھ گنہگار کو اس کی تلقین فرمائی اور اگر غلط ہے تو یہ میرے علم کے قصور اور میرے نفس کی غلطی ہے ۔

ہرحال مذکور بالا بحث کو ذہن میں رکھنے کے بعد اس روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے.جس نے ہمیں بچھونے پر بٹھایا اور پھر ہمارے لیے طعام لایا گیا جو کہ ہم نے تناول کیا اس کے بعد مشروبات لذیذہ (ش

ہوسکتا ہے کہ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کو دل میں کھٹکا اور شبہ پیدا ہوا ہو کہ مشروب مسکرات میں سے تو نہیں اور اس خیال وارادے سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف استفسارانہ نظروں سے دیکھا ہو اور ان (بریدہ رضی اللہ عنہ ) کی ہئیت سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگایا ہو کہ شاید اسے کوئی شک پیدا ہوا.

اورانسان کبھی کبھی دوسرے انسان کی عندیہ کو کچھ آثار وقرائن یا موجودہ ہئیت سے معلوم کرلیتا ہے ،اس لیے اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس کے شک وشبہ کو اچھے طریقے سے دفع کرنے کی سعی کرتا ہے ۔

تے ابراہیم علیہ السلام کے ہاں آئے تو ابراہیم علیہ السلام نے ان کو مہمان جانا اور بچھڑا بھون کرلے آئے جب انہوں نے طعام سے کچھ بھی تناول نہ کیا تو ابراہیم علیہ السلام کو خوف پیدا ہوا :

اَیۡدِیَہُمۡ لَا تَصِلُ اِلَیۡہِ نَکِرَہُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡہُمۡ خِیفَةً قَالُوا لَا تَخَفۡ اِنَّآ اُرۡسِلۡنَآ اِلَیٰ قَوۡمِ لُوطٍ (ہود :٧٠)

ب ان کے ہاتھوں کو دیکھا وہ نہیں پہنچ رہے تھے اس کی طرف تو ان کی طرف سے خوفزدہ ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔ ''

عالم الغیب تو نہ تھے ابراہیم علیہ السلام کے چہرے اور کچھ دیگر قرائن سے معلوم کر گئے کہ یہ ہم سے خوف زدہ ہوا ہے اس لیے انہوں نے اصل حقیقت سے آگاہ کرکے آپ علیہ السلام کے خوف وشک وشبہات کو دور کردیا ۔ بعینہ اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی بریدہ رضی اللہ عنہ کی موجودہ کیفیت ے

مَاتَرَکَ عَلَیْہَا مِن دَآبَّۃٍ (النحل : ٦١)

اسی طرح سورۃ فاطر 45) میں ارشاد فرمایا کہ :

مَاتَرَکَ عَلَیٰ ظَہْرِہَا مِن دَآبَّۃٍ (فاطر : ٤٥)

یہاں دونوں میں آیا کہ کوئی نہیں کر ہی علیہا جو دونوں ظہرہا۔ میں سورۃ ص 32 :

حَتَّیٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (ص : ٣٢)

میں تَوَارَتْ کی ضمیر کو اکثر مفسرین نے شمس (سورج) کی طرف راجع کیا ہے۔

حالانکہ یہاں پر سورج کا ذکر موجود ہی نہیں۔ یہ اس لیے کہ عربیت کے قانون کے مطابق قرینہ حالیہ یا قرنیہ مقالیہ یا سیاق وسباق سے کوئی بات یا امر معلوم ہورہا ہے تو اس کی طرف ضمیر عائد کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح یہاں پر بھی قرینہ حالیہ موجود ہے کہ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کے نمونہ کیفیت سے معاویہ رضی اللہ

بہرحال سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کلام کو مزید جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں تو قریش کا جوان وجمیل تھا اور میرے دانت عمدہ مضبوط تھے یعنی بڑھاپے کا کوئی اثر اس پر نہ ہوا تھا تب بھی دودھ کے علاوہ کسی دوسری چیز میں مجھے کوئی لذت حاصل نہیں ہوا کرتی تھی وغیرہ یعنی پھر اب بڑھاپے میں میں کس

اس طرح اس روایت کے تمام قطعات آپس میں مل جاتے ہیں اور معنی ومطلب میں کوئی خرابی بھی پیدا (اشتیاق ہوتی شریک ملنگز حرم ....کو بسلیحا برابا) رضی اللہ عنہ کا مقولہ قرار دیا جائے تو پھر ثم قال معاویہ میں جوبات سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے وہ اگلے جملے سے بالکلیہ غیر متعلق رہ جائے گی اور یہ د

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

540

**محدث فتویٰ**